خواجہ عبدالمنان راز ایم۔اے

اپنے شہر میں

○

رہتا ہے زخم دل کا ہرا اپنے شہر میں
ہر ناروا ہے بات روا اپنے شہر میں

ایسی کڑی ہے دھوپ کہ ہر پھول جل گیا
ایسی تو تھی کبھی نہ فضا اپنے شہر میں

نقشہ بدل دیا ہے کسی شہر یار نے
یا میں ہی رستہ بھول گیا اپنے شہر میں

سیرت کے ساتھ ساتھ گئیں صورتیں بدل
یاروں کے بھیس میں ہے قضا اپنے شہر میں

اس کی گلی کی خاک بھی اب کیمیا ہوئی
اور اپنا سونا خاک ہوا اپنے شہر میں

حیران ہوں کہ کیا ہوا یارانِ شہر کو
ویراں پڑی ہے راہِ وفا اپنے شہر میں

گن اب دیارِ غیر کے گائے تو جرم کیا
وہ کارواں جو آکے لٹا اپنے شہر میں

ہر بوالہوس کا شیش محل جگمگا اٹھا
ہے جشنِ یومِ ترکِ وفا اپنے شہر میں

کردار اہلِ شہر کا میں راز کیا کہوں،
ہر فرد مرغِ باد نما اپنے شہر میں